بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

پس ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 رمئی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیت 184 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ایک اور رمضان کے مہینہ سے گزرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مہینہ میں مسلمانوں کی بڑی تعداد روزے کے ساتھ مسجد میں نمازوں اور تراویح کے لئے بھی آتی ہے۔ اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ہماری مساجد میں بھی ان دنوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ آبادی ہوتی ہے۔ یہ روزے جو فرض کئے گئے ہیں ان کا مقصد تقویٰ ہے۔ اسلام ایک دائمی مذہب ہے تا قیامت رہنے والا مذہب ہے اس کی تعلیم دائمی ہے اور قرآن کریم دنیا کے ہر کونے میں آج اپنی اصل حالت میں محفوظ ہے اور تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ہدایت ہے اور پھر آخری زمانے میں ہماری اصلاح اور قرآن کریم کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے اور راستے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا۔ پس رمضان میں جب ہم تقویٰ کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں یا کوشش کرنیوالے ہوں گے تو اپنی عبادتوں کی طرف توجہ ہوگی اگر ہم تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے روزے رکھیں گے تو برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اگر ہم برائیوں سے نہیں بچ رہے، تو روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا اگر روزے رکھ کر بھی ہم میں تکبر ہے، اپنے کاموں اور اپنی باتوں پر بے جا فخر ہے، خود پسندی کی عادت ہے، لوگوں سے تعریف کروانے کی خواہش ہے، اپنے ماتحتوں سے خوشامد کروانے کو ہم پسند کرتے ہیں، جس نے تعریف کر دی اس پر بڑا خوش ہو گئے یا اس کی خواہش رکھتے ہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں لڑائی جھگڑا جھوٹ فساد سے اگر ہم بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں عبادتوں اور دعاؤں اور نیک کاموں میں اگر وقت نہیں گزار رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے اور روزے کا مقصد پورا نہیں کر رہے۔ پس رمضان میں برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا یہی ہے جس سے روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے اور جب انسان اس میں ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے تو پھر حقیقت میں روزے کے مقصد کو پانے والا ہو سکتا ہے ورنہ پھر بھوکا رہنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے اگر تم ان مقاصد کو حاصل نہیں کر رہے۔ بعض لوگ روزے کے نام پر دھوکہ بھی دیتے ہیں اور بھوکے نہیں رہتے۔ یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن روزہ نہیں ہوتا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو اپنے کھانے پینے پر بھی

ضبط نہیں ہے۔ جو چند گھنٹے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو کھانے پینے سے نہیں روک سکتے اور بعض اگر پورا دن فاقہ بھی کر لیتے ہیں تو نمازوں اور عبادت کی طرف وہ توجہ نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے۔ ایک آدھ نماز پڑھ لی اور بس۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ ایسے روزے پھر اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس ہم احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اپنے روزوں کے اس طرح حق ادا کرنے کی کوشش کریں جس طرح ان کا حق ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ تقویٰ کیا ہے اور ہم نے اسے کس طرح اختیار کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر تقویٰ کے بارے میں ہمیں بتایا کہ متقی کون ہے۔ حقیقی راحت اور لذت اصل میں تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے نہ کہ دنیا کی لذتوں میں راحت ہے۔ انسان کو حقیقی مؤمن بننے کے لئے اپنا ہر کام خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنا چاہئے اور یہی ایک بات ہے جو مؤمن اور کافر میں فرق ڈالتی ہے اور یہ بھی آپ نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت میں انسان ترقی کرے۔ ہر آنے والا دن ہمیں اللہ تعالیٰ کی معرفت میں آگے لے جانے والا ہو۔ اس وقت میں تقویٰ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف اقتباسات پیش کروں گا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: بہت دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ فرمایا میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ فرمایا میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ فرمایا جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ فرمایا تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا یعنی تقویٰ کے لفظ میں۔ فرمایا میں اس فکر میں ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام اُن کے سپرد کروں اور پھر میں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

پس یہ درد ہے آپ کا کہ میری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو تقویٰ پر چلنے والا ہو نہ کہ صرف دنیا کا غم ہی ہر وقت اسے کھائے جائے۔ پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تقویٰ پر چلنا ہی اصل میں شریعت کا خلاصہ ہے اور اگر دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو تقویٰ پر چلو آپ فرماتے ہیں۔

احمدیوں کو مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے ایک بنیادی شرط ہے جسے الگ نہیں کیا جا سکتا تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

حضور انور نے فرمایا: پس رمضان سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ بنیادی نسخہ ہے کہ ہمارے روزے اور ہمارا ہر عمل تقویٰ کے حصول کے لئے ہو۔ بہت سارے لوگ کہتے ہیں دعائیں قبول نہیں ہوتیں ہم نے بڑی دعائیں کیں۔ ان کو اپنے اندر پہلے دیکھنا چاہئے کہ کیا دین اندر غالب ہے؟

تقویٰ پر چلنے والے ہیں؟ یا دنیا کی ملونی زیادہ ہوگئی ہے؟ پس دعا کی قبولیت کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ: درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۔ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتا بھی نہ لگے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ دعا بھی بہت کرنی چاہئے اور اس دُعا کو یاد رکھنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھے تو تقویٰ پر بھی چلنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں فرمایا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت میں دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں وہ ایک سعیر اور سلاسل اور اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔ جیسے فرمایا اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا کہ یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور جہنم تیار کر رکھے ہیں۔ متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پاسکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آس کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔

حضور انور نے فرمایا: قناعت ہو، تقویٰ ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصد ہو تو کم حالات میں بھی انسان گزارہ کر لیتا ہے اور سکون اور لذت پیدا ہو جاتی ہے جبکہ بڑے بڑے امیروں کو لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔ فرمایا کہ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ اس کا مدار تقویٰ پر ہی ہے جبکہ ان ساری باتوں سے معلوم ہو گیا کہ سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں کہ جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ حضور انور نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ عقائد میں بھی تقویٰ ہو زبان میں بھی تقویٰ ہو عام اخلاق میں بھی تقویٰ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس زبان کو دوسروں کو تکلیف دینے سے روکنے کا ہی صرف حکم نہیں ہے بلکہ خودنمائی، خود پسندی، دکھاوا بھی نیکیوں اور تقویٰ سے دور ہٹانے والا بن جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے اِيَّاكَ نَعۡبُدُ کی تعلیم دی ہے اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ زبان سے انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ جب انسان نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلا میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں فوجداریاں ہو جاتی ہیں مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ اسے مشورہ دے گی۔

پھر ہمیں اپنی زندگی کو غربت اور مسکینی میں بسر کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اہل تقویٰ کے لئے شرط یہ ہے کہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صادق اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے کو غرور یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ تم ایک دوسرے کا چڑ کر نام نہ لو یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصول سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ کہ یقینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے جو متقی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مؤمن کسی تنگی سے بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانے کو بھولتا نہیں ہے بلکہ اسے یاد رکھتا ہے، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اس وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں تقویٰ سے روزے رکھنے اور عبادت کرنے اور باقی حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے یہ رمضان بابرکت ہو جماعت کیلئے بھی اور مسلمانوں کیلئے بھی۔ دنیا کیلئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پاکستان میں جو جماعت کے حالات ہیں اور دن بدن سختی اس میں پیدا ہوتی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ جہاں روزوں کے حق ادا کرنے والے ہوں وہاں تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ حق ادا کرنے والے ہوں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر بھی رحم فرمائے اور ان کی قیادت کو اور لیڈرشپ کو اور علماء کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے کہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ دنیا جنگ کی طرف جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس میں اب مزید کوئی روک پیدا ہونے کے آثار نظر نہیں آ رہے اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور احمدیوں کو ان جنگ کے بداثرات سے بچا کر رکھے اور عمومی طور پر انسانیت کو بھی بداثرات سے بچائے۔ اگر اب بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کی اصلاح ہوسکتی ہے اور کوئی ذریعہ بن سکتا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے، خدا کو پہچاننے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور اپنی تباہی سے یہ بچ سکیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 18th - May - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB